بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف اول

سودخوری وہ گناہ عظیم ہے جس کی مذمت میں قرآن حکیم ہی میں نہیں، حدیث مبارکہ میں بھی سخت ترین الفاظ وارد ہوئے ہیں- ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تم سود کو ترک نہیں کرتے تو پھر تیار ہو جاؤ اللہ اور رسول سے جنگ کرنے کو'' (سورۃ البقرہ)----اور حدیث نبویؐ میں اس گناہ عظیم کی قباحت اور شناعت کو واضح کرنے کے لئے ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں کہ سن کر لرزہ طاری ہوتا اور جھرجھری آ جاتی ہے۔ فرمایا: ''سود کے گناہ کے ستر حصے ہیں، ان میں سے کمترین حصہ اس کے مساوی ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ سیاہ کاری کرے۔''

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں سود کی ممانعت اور سودی نظام کے خاتمے کے حوالے سے قانونی و عدالتی پیش رفت تو یقیناً قابل قدر حد تک ہو چکی ہے لیکن اس کے عملی نفاذ کے معاملے میں ہماری حکومتیں مجرمانہ غفلت کا ارتکاب کرتی رہی ہیں- ۹۱ء میں وفاقی شرعی عدالت نے تاریخ ساز فیصلہ دیا کہ کمرشل اور بینک انٹریسٹ بھی ربا کے حکم میں ہے اور صریحاً حرام ہے لہٰذا مروجہ سودی نظام کو ختم کر کے ایسا متبادل نظام ملک میں رائج کیا جائے جو سود سے پاک ہو۔ میاں نواز شریف نے، جو اُن دنوں پاکستان کے وزیر اعظم تھے اور جن کا شمار ''اسلام پسند'' سیاسی رہنماؤں میں ہوتا تھا، اس قابل رشک عدالتی فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی اور اس معاملے کو آٹھ برس کے لئے سرد خانے کے سپرد کر دیا۔ بعد ازاں کچھ لوگوں کی سرتوڑ کوشش کے نتیجے میں سپریم کورٹ کا اپیلٹ بنچ تشکیل دیا گیا جس میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے پر بھرپور انداز میں نظر ثانی کرنے کے بعد بالآخر گزشتہ سال اپنے فیصلے میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کی توثیق کرتے ہوئے حکومت پاکستان کو ایک سال کی مہلت دینے کا اعلان کیا کہ آئندہ یکم جولائی سے پہلے پہلے موجودہ بنکاری نظام کا خاتمہ کر دیا جائے اور غیر سودی نظام کو رائج کیا جائے----اس فیصلے نے

(باقی صفحہ ۱۶ پر)